اجرت طے کیے بغیر ٹیچر رکھ لیا تو اب کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے مدرسے میں پڑھانے کے لیے ایک مدرس کو اجرت پر رکھا، مگر اس کے ساتھ اجرت طے نہیں کی، اب مدرس کو پڑھاتے ہوئے تین ماہ ہو گئے ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ اجرت طے کیے بغیر مدرس کو اجیر رکھنا ٹھیک تھا؟ اور ان تین مہینوں کی مدرس کو کچھ اجرت ملے گی یا نہیں؟ اس معاملے میں شرعی رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعتِ مطہرہ نے کسی کو ملازمت پر رکھنے کی کچھ شرائط بیان فرمائی ہیں، انہی میں سے ایک شرط یہ ہے کہ کام کی اجرت معلوم ہو، اجرت طے کیے بغیر اجارہ کرنا، شرعاً اجارۂ فاسدہ ہوتا ہے، جو کہ ناجائز و گناہ ہے اور اس معاہدے کو ختم کرنا بھی واجب ہوتا ہے، البتہ اجارۂ فاسدہ کی صورت میں اگر اجیر نے کام کیا، تو اس کو اجرتِ مثل (یعنی عمومی طور پر اس علاقے میں ایسے مدرس کو جو اجرت ملتی ہے وہ) دینا واجب ہو گا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کا اجرت طے کیے بغیر مدرس کو رکھنا، شرعاً اجارۂ فاسدہ ہے جس کو ختم کرنا ضروری ہے اور اس سے توبہ کرنا بھی لازم ہے، البتہ زید پر مدرس کو تین ماہ کی اجرت (اجرتِ مثل کے طور پر) دینا لازم ہے۔

اجارہ کے درست ہونے کے لیے کام کی اجرت معلوم ہونا ضروری ہے، جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ”أن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نھی عن استئجار الأجیر حتی یبین أجرہ“ **یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اجیر کو اجرت بتائے بغیر اجارہ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔** (مسند احمد، جلد18، حدیث 11649، صفحہ 193، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

الموسوعۃ الفقھیہ الکویتیہ اور فتاوی عالمگیری میں ہے: والنظم للاول: ”شروط صحۃ الإجارۃ، وھي أن تکون الأجرۃ معلومۃ“ **یعنی اجارہ کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط اجرت کا معلوم ہونا ہے۔** (الموسوعۃ الفقھیہ الکویتیہ، جلد 35، صفحہ 156، مطبوعہ دار السلاسل، الکویت)

اگر اجارہ میں اجرت معلوم نہ ہو، تو اجارہ فاسد ہو جاتا ہے، جیسا کہ بحر الرائق اور فتاوی عالمگیری میں ہے: والنظم للاول: ”الفساد قد یکون لجھالۃ قدر العمل بأن لا یعین محل العمل، وقد یکون لجھالۃ قدر المنفعۃ بأن لا یبین المدۃ، وقد یکون لجھالۃ البدل أو المبدل، وقد یکون لشرط فاسد مخالف لمقتضی العقد، فالفاسد یجب فیہ أجرۃ المثل لا یزاد علی المسمی إن سمی و إلا

فأجر المثل بالغامابلغ"ترجمہ : بعض اوقات اجارہ اس لیے فاسد ہوتا ہے کہ کام کی مقدار مجہول ہوتی ہے ، یعنی کام کا محل خاص نہیں کیا گیا ہوتا اور کبھی منفعت مجہول ہوتی ہے ، یوں کہ مدت بیان نہیں کی جاتی اور کبھی بدل یعنی اُجرت مجہول ہوتی ہے اور کبھی ایسی شرط فاسد پائی جاتی ہے جو مقتضائے عقد کے خلاف ہوتی ہے ، تو اس صورت میں اجارہ فاسد ہوگا اور جب اجارہ فاسد ہو ، تو اجرتِ مثل دینا واجب ہوتی ہے اور اگر عقد میں معلوم اجرت بیان کی گئی ہو ، تو اجرتِ مثل بیان کردہ اجرت سے زیادہ نہیں دی جائے گی اور اگر ذکر نہ کی گئی ہو ، تو اجرت مثل ہی دینا لازم ہے ، چاہے جتنی بھی ہو جائے ۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق ، جلد 8 ، صفحہ 19 ، مطبوعہ دار الکتاب الاِسلامی)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں : " اجارہ جو امر جائز پر ہو وہ بھی اگر بے تعینِ اجرت ہو تو بوجہِ جہالت اجارہ فاسدہ اور عقد حرام ہے ۔ " (فتاوی رضویہ ، جلد 19 ، صفحہ 529 ، رضا فاؤنڈیشن ، لاھور)

اگر کسی نے تعلیم قرآن وغیرہ کے لیے اجارہ کیا اور مدت یا اُجرت بیان نہیں کی ، تو اجرتِ مثل دینا واجب ہے ، جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے : "ویفتی الیوم بصحتها لتعليم القرآن والفقه والامامة والاذان (ویجبر المستأجر على دفع ما قيل) فيجب المسمى بعقد وأجر المثل إذا لم تذكر مدة "ترجمہ : فی زمانہ قرآنِ پاک یا فقہ کی تعلیم یا امامت و مؤذنی کا اجارہ کرنا درست ہے اور اس صورت میں اجارہ کرنے والے شخص پر بیان کردہ اجرت کی ادائیگی کے حوالے سے جبر کیا جائے گا اور اگر مدتِ اجارہ (یا اُجرت) بیان نہیں کی ، تو اجرتِ مثل دینا واجب ہے ۔ (تنویر الابصار مع درمختار ، کتاب الاجارہ ، صفحہ 581 ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : " تعلیم پر جب اُجرت لینا جائز ہے ، تو جو اُجرت مقرر ہوئی مستاجر کو دینی ہوگی اور اُس سے جبراً وصول کی جائیگی اور اگر اجارہ فاسد ہو مثلاً مدت نہیں مقرر کی ، تو اُجرتِ مثل واجب ہوگی ۔ " (بہارِ شریعت ، اجارہ کا بیان ، جلد 3 ، صفحہ 148 ، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : OKR-0100

تاریخ اجراء : 06 ربیع الثانی 1447ھ / 30 ستمبر 2025ء